Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ف ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

روزنامہ

الفضل

ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم رسل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۳۵ | ۱۴ رجب ۱۴۰۱ھ ۔ ۱۹ ہجرت ۱۳۶۰ ہش ۔ ۱۹ مئی ۱۹۸۱ء | نمبر ۱۱۲

کوئی شخص خدا کے احکام کا انکار کر کے پاک زندگی نہیں گزار سکتا

احکام خداوندی کا انکار کرنیوالے کافروں، ناشکروں، ظالموں اور فاسقوں میں شمار ہوں گے

سیدنا حضور ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۷ مئی ۱۹۸۱ء کا خلاصہ

ربوہ ۱۵ ہجرت / مئی۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص خدا تعالیٰ کے احکام سے انکار کر کے گندہ سے پاک اور خوشحالی کی زندگی نہیں گزار سکتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ احکام خداوندی کا انکار کرنے والوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ وہی سلوک کریگا جو وہ کافروں، ناشکروں، ظالموں اور فاسقوں کے ساتھ کرتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ آج یہاں مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ سے قبل خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورہ المائدہ کی آیات ۴۵ تا ۵۱ کی تفسیر کرتے ہوئے اپنے گزشتہ خطبات کے تسلسل میں اس مضمون کی مزید تفصیل بیان کی جو حضور انور حالیہ سلسلہ خطبات میں بیان فرمانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ
اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْكٰفِرُوْنَ ۝

(المائدہ ۴۵)

حضور نے فرمایا کہ ان آیات میں یہ بتایا گیا ہے کہ جو شخص انفرادی طور پر یا جو جماعت اجتماعی طور پر یا جو صاحب اقتدار اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام کو چھوڑ کر کوئی اور حکم جاری کرے اور خدا تعالیٰ کے احکامات کے خلاف فیصلہ کرے۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ کافر، ناشکرا، ظالم اور فاسق شمار ہوگا۔ اور ان ہر چہار اقسام کی سزا اس پر احکام الٰہی کا انکار کرنے کی وجہ سے نازل ہوگی۔

حضور نے فرمایا کہ کفر کے دو معنے ہیں انکار اور ناشکری۔ اللہ کے احکام کا انکار کرنے والا ایک تو ناشکرا بنتا ہے اور دوسرے وہ خدا تعالیٰ کا منکر بنتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہر دو کے لئے سزاؤں کا ذکر تفصیل سے کیا ہے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کے احکامات کے خلاف اپنی زندگیوں کے فیصلے کرو گے۔ تو اللہ تمہارے ساتھ وہی سلوک کرے گا جو قرآن کریم کی رو سے کافر اور ناشکرے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کرتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے بڑے تفصیلی احکامات بھی دیئے ہیں ان احکامات کی تفصیل بیان کرنے کے بعد حکم دیا کہ ان پر چلو۔ اور تنبیہ فرمائی کہ جو اللہ کے ان احکامات کی نافرمانی کرے گا۔ اس کی زندگی ظالموں کی سی زندگی بن جائے گی۔ ظلم کے معنے ہیں کہ جہاں پر کوئی چیز رکھنی ہو وہاں نہ رکھنا۔ کسی کا حق لے لینا۔ جو طاقت اللہ نے انسان کی بھلائی کے لئے پیدا کی ہے اسے انسانیت کی ہلاکت کے لئے استعمال کرنا۔ مثلاً ایٹم کی طاقت حضور نے فرمایا جب تم ان احکام الٰہی کو توڑو گے تو تمہاری زندگی ظلم کرنے والوں کی زندگی ہو جائے گی۔ تمہارا معاشرہ احسان کرنے والوں اور شکر گزار بندوں کا معاشرہ نہیں ہوگا بلکہ ایک حصہ ظلم کر رہا ہوگا اور ایک حصہ ظلم سہہ رہا ہوگا۔ اسی طرح ظالموں کے متعلق بتائی والی سزا بھی ان کو ملے گی۔ اور ان کے معاشرہ میں گندگی پیدا ہو جائے گی۔ حضور نے فرمایا کہ وہ شخص معاشرہ، سیاسی اقتدار یا اقتصادی اذن جو اللہ کے احکام کو توڑنے والا ہو وہ معصیت کے کام کرنے والا بن جائے گا۔ اور نیک کام اس سے صادر نہیں ہوں گے۔ اور خدا تعالیٰ کے احکام کو نظر انداز کر کے وہ ایسا معاشرہ قائم کرنے والے ہوں گے۔ جو فاسقوں کا معاشرہ ہوگا۔ جس میں اخلاقی گراوٹ۔ بدعہدی، بدنیتی، حقوق غصب کرنا، بچوں کی عصمت کا خیال نہ کرنا جیسی برائیاں ہونگی۔ اس کی مثال دیتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ آج کل یورپ کا معاشرہ خدا تعالیٰ کے احکام کو توڑنے کے نتیجہ میں گندی زندگی کو قبول کرنے پر تلا ہوا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کے بنیادی ارشاد الحکم [illegible]

(باقی صفحہ [illegible])

لجنہ اماء اللہ ربوہ کے تحت

جلسہ یوم قدرت ثانیہ

لجنہ اماء اللہ ربوہ انشاء اللہ تعالیٰ ۲۷ مئی کو جلسہ یوم قدرت ثانیہ منعقد کر رہی ہے۔ ربوہ کی ممبرات زیادہ سے زیادہ جلسہ کی کارروائی سننے کے لئے آئیں۔ وقت جلسہ ۴ بجے شام ہوگا۔ مقام جلسہ احاطہ لجنہ مرکزیہ ہے۔

(ناظرہ بیگم صدر لجنہ ربوہ)

اخبار احمدیہ

۔ ربوہ ۱۷ ہجرت / مئی۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

حضور انور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ قادر مطلق ہمارا معبود حقیقی اپنے خاص فضل و کرم سے ہمارے آقا کو ہمیشہ ہی صحت و تندرستی سے رکھے۔ آپ کو جملہ مقاصد دینیہ اور عزائم عالیہ میں کامیابیاں عطا کرے اور ہم احمدیوں کو حضور کے ہر ارشاد پر بدل و جان عمل کرنے کی توفیق دے آمین

۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت بلڈ پریشر میں پہلے کی نسبت کمی کی وجہ سے اب قدرے بہتر ہے۔ تاہم کمزوری ابھی باقی ہے۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم شافی مطلق اپنے فضل و کرم سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کامل و عاجل عطا کرے اور لمبی عمر سے نوازے۔ آمین

۔ برادرم مکرم منیر احمد صاحب جاوید شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ابن مکرم صوفی نذیر احمد صاحب کا نکاح ہمراہ مکرمہ سیدہ ناصرہ ناہیدہ صاحبہ بنت مکرم سید عبدالغنی صاحب بعوض چھ ہزار روپیہ مہر ۱۵ مئی ۱۹۸۱ء کو بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے پڑھا۔ اور دعا کروائی۔ احباب سے التماس ہے کہ اس رشتہ کے بابرکت ثمر بخیرات حسنہ ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

محمد الیاس منیر شاہد
ایڈیٹر ماہنامہ خالد ربوہ

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: جناب اسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۴ رجب ۱۴۰۱ھ

۱۹ ہجرت ۱۳۶۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دولتِ یقین سے مالامال کرنیوالے وسائل

ہم جری اللہ فی حلل الانبیاء سیدنا حضرت اقدس کی پُرمعارف تحریرات کی رُو سے اس امر پر تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں کہ نجات کا ایک حتمی اور یقینی وسیلہ یہ ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی وراء الوراء ہستی اُس کی غیر محدود جلالی و جمالی صفات اور اُس کی قدرت کاملہ اور متصرف بالارادہ ہونے پر زندہ اور کامل یعنی غیر متزلزل یقین حاصل ہو جائے۔ یہ یقین اپنی ذات میں ایک ایسی قوت ہے کہ جس کے آگے مشکلات و مصائب کے پہاڑ ریزہ ریزہ ہوتے اور راہ میں سمندر پایاب ہوئے بغیر نہیں رہتے اور انسان درمیان میں آنے والی مشکلوں اور صعوبتوں کو ہنسی خوشی جھیلتا چلا جاتا ہے اور بالآخر وصال الٰہی کی منزل پر جا پہنچتا ہے۔

آج ہم اس امر کو واضح کرنا چاہتے ہیں کہ انسان کو ایسا زندہ و کامل یعنی غیر متزلزل یقین حاصل کب اور کیسے ہوتا ہے اور وہ کونسے وسائل ہیں جو انسان کو قوت یقین سے مالامال کر دکھاتے ہیں۔ سیدنا حضرت اقدس نے ان وسائل پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"کیونکر یقین کی آنکھ سے خدا کو دیکھا جاوے؟ اس کا جواب کوئی مجھ سے سنے یا نہ سنے مگر میں یہی کہوں گا کہ اس یقین کے حاصل کرنے کا ذریعہ خدا کا زندہ کلام ہے جو زندہ نشان اپنے اندر اور ساتھ رکھتا ہے۔ جب وہ آسمان پر سے اترتا ہے تو نئے سرے سے مُردوں کو قبروں میں سے نکالتا ہے۔ تم دیکھتے ہو کہ باوجود آنکھوں کے بینا ہونے کے تم آسمانی آفتاب کے محتاج ہو۔ اسی طرح خداشناسی کی بینائی محض اپنی آنکھوں سے حاصل نہیں ہو سکتی، وہ بھی ایک آفتاب کی محتاج ہے اور وہ آفتاب بھی آسمان پر سے اپنی روشنی زمین پر نازل کرتا ہے۔ یعنی خدا کا کلام۔ کوئی معرفت خدا کے کلام کے بغیر کامل نہیں ہو سکتی۔ خدا کا کلام بندہ اور خدا میں ایک دلالہ ہے وہ اُترتا ہے اور خدا کا نور اس کے ساتھ ہوتا ہے اور جس پر وہ اپنے پورے کرشمہ اور پوری تجلی اور پوری خدائی عظمت اور قدرت اور برہنہ کرشمہ کے ساتھ اترتا ہے اس کو وہ آسمان پر لے جاتا ہے۔ غرض خدا تک پہنچنے کے لئے بجز خدا تعالیٰ کے کلام کے اور کوئی سبیل نہیں۔"

(نزول المسیح صفحہ ۹۷)

خدا تعالیٰ جب اپنے کسی بندہ سے ہمکلام ہوتا ہے اور جس پُرشوکت کلام کے ذریعہ وہ اسے مکالمہ اور مخاطبہ کا شرف عطا فرماتا ہے وہ مہتم بالشان پیشگوئیوں اور بشارتوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ وہ پیشگوئیاں اور بشارتیں پوری ہو کر اس بندۂ خاص کو ہی نہیں بلکہ اس کی آواز پر لبیک کہنے والے تمام انسانوں کو اس نورِ یقین سے پُر کر دیتی ہیں کہ خدا ہے اور وہ ہمہ قدرت و ہمہ طاقت جو چاہتا ہے اسے کر دکھاتا ہے، اُس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ اس یقین محکم سے مالامال ہونے کے بعد دنیا کا کوئی فلسفہ اور دنیا کی کوئی طاقت انہیں خدا تعالیٰ سے برگشتہ نہیں کر سکتی اور دنیا کی بڑی سے بڑی مصیبت اور دنیا والوں کی طرف سے روا رکھی جانیوالی بڑی سے بڑی تعذیب انہیں جادۂ استقامت سے نہیں ہٹا سکتی۔ وہ جانتے ہیں اور اس یقین پر پوری مضبوطی سے قائم ہوتے ہیں کہ مشکلات و مصائب کے یہ بادل چھٹ جائیں گے اور خدا تعالیٰ تائید و نصرت اور غلبۂ حق کے وعدوں کو پورا کر دکھائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوتا ہے دنیا والے وہ کچھ نہیں دیکھ رہے ہوتے اور نہ وہ دیکھ سکتے ہیں جو کچھ ایسے بندگانِ خاص کو خداداد بصیرت انہیں دکھا رہی ہوتی ہے اور یہ بصیرت ثمرہ ہوتی ہے اس یقین کا جو خدا تعالیٰ سے ہمکلامی کے نتیجہ میں انہیں عطا کیا جاتا ہے۔

اب رہے وہ لوگ جنہیں خدا تعالیٰ سے ہمکلامی کا شرف حاصل نہ ہو اور وہ یقین سے مالامال ہونا اور اس کی انقلاب انگیز تاثیرات سے بہرہ ور ہونا چاہتے ہیں کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے اس بندۂ اخص کے دامن کے وابستہ کر لیں تا اس کی خداداد قوتِ قدسیہ کے زیر اثر وہ بھی اس نعمت عظمیٰ سے سرفراز ہو سکیں۔ چنانچہ حضور اقدس قوتِ یقین سے مالامال ہونے کے اس وسیلہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اے پاکیزگی کے ڈھونڈنے والو اگر تم چاہتے ہو کہ پاک دل بن کر زمین پر چلو اور فرشتے تم سے مصافحہ کریں تو تم یقین کی راہوں کو ڈھونڈو۔ اور اگر تمہیں اس منزل تک ابھی رسائی نہیں تو اس شخص کا دامن پکڑو جس نے یقین کی آنکھ سے اپنے خدا کو دیکھ لیا ہے۔"

(نزول المسیح صفحہ ۹۶)

اس سے ظاہر ہے کہ زندہ اور کامل یقین سے مالامال ہونے کے دو وسائل ہیں اوّل شرف مکالمہ و مخاطبۂ الٰہیہ اور دوسرے یہ کہ اس بندۂ اخص کے دامن کے ساتھ وابستگی جسے من جانب اللہ یہ شرف عطا کیا گیا ہو۔ چنانچہ حضرت اقدس ان دونوں وسائل کا ایک ساتھ ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"درحقیقت انسان کی نجات اسی پر موقوف ہے کہ یا تو وہ خود ایسا شخص ہو جو براہ راست خدا تعالیٰ سے شرف مکالمہ اور مخاطبت رکھتا ہو..... اور یا وہ شخص نجات پا سکتا ہے جو ایسے شخص کا ہم صحبت اور اُس کے دامن سے وابستہ ہے۔"

(نزول المسیح صفحہ ۹۰)

قوت یقین سے مالامال کرنے والے یہ وسائل جس مذہب پر عمل پیرا ہونے سے میسر آتے ہیں اور جس کی بدولت انسان قوتِ یقین کی انقلاب انگیز تاثیرات سے فیضیاب ہو کر نجات یافتہ قرار پاتا ہے وہی سچا اور حقیقی مذہب ہے اور وہ بجز اسلام کے اور کوئی نہیں۔

جامعہ احمدیہ

اس جہاں میں علم کے چشمے ہیں پھوٹے جا بجا
ان میں پر ملتا نہیں تیرا جواب اے جامعہ

تیرے دامن میں ہے بہتا۔ دیکھ۔ دریائے چناب
جھوم کر آتی ہے تجھ پر رحمت حق کی گھٹا

تیرا مسکن رَبْوَۃٍ ذاتِ قرارٍ وَّ مَعِیْن
معجزہ ہے اِک سراب زندگی میں رُونما

دُور ہو گی اب تجھی سے تشنہ کامی رُوح کی
تشنہ روحوں کو پلا دو شربتِ وصل و بقا

اب تمہارے دم سے پھیلے گی جہاں میں آگہی
مرحبا اے جامعہ والو ہے تم کو مرحبا

ہیں تمہاری رُوح کے شعلہ سے روشن مشعلیں
پھیلتی ہے ہر طرف نورِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ضیاء

اے سپاہ دینِ احمدؐ کمر ہمت باندھ لو
آخری منزل سے پہلے پست ہو نہ حوصلہ

تا بچھائے کامیابی اپنے دامن پاؤں میں
اور تمہاری خواہشوں کا خیر مقدم ہو سدا

اب دُعا کر جامعہ والوں کے حق میں اے نصیر
اَن گنت اثمار ان کی محنتوں کا ہوں صلہ

نصیر الدین احمد (ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کی ایک مجسّم قدرت

سیرت مقدّسہ کے بعض اہم پہلو

(مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق - ربوہ)

حضرت اقدس اپنی تصنیف لطیف "الوصیۃ" میں تحریر فرماتے ہیں۔

"میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسّم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کے مظہر ہوں گے"

اپنی بعثت کی غرض بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"ہماری غرض بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ لوگوں کو اس خدا کی طرف راہنمائی کریں جسے ہم نے خود دیکھا ہے۔ سنی سنائی بات اور قصہ کے رنگ میں ہم خدا کو دکھانا نہیں چاہتے بلکہ ہم اپنی ذات اور اپنے وجود کو پیش کر کے دنیا کو خدا تعالیٰ کا وجود منوانا چاہتے ہیں"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۲۰)

لوگ آپ کے ذریعہ خدا تعالیٰ کو کس طرح دیکھ سکتے ہیں اس کے متعلق آپ نے فرمایا

"جو شخص خدا تعالیٰ کو دیکھنا چاہتا ہے۔ وہ نیک نیتی اور تلاش حق کے ساتھ کچھ عرصہ ہماری صحبت میں رہے تو خدا تعالیٰ اس پر تجلی فرمائے گا اور اس کی اندرونی تاریکیوں کو دور کر دے گا"

چنانچہ آپ فرماتے ہیں

"جو لوگ صدقِ دل اور اخلاص کے ساتھ صحت نیت اور پاک ارادہ اور سچی تلاش کے ساتھ ایک مدت تک ہماری صحبت میں رہیں تو ہم یقیناً کہہ سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی تجلی کی چمکار سے ان کی اندرونی تاریکیوں کو دور کر دیگا۔ اور انہیں نئی معرفت اور نیا یقین خدا پر پیدا ہوگا یہی وہ ذریعے ہیں جو انسان کو گناہ کے زہر کے اثر سے بچا لیتے ہیں اور اس کے لئے تریاقی قوت پیدا کر دیتے ہیں یہی وہ خدمت ہے جو ہمارے سپرد ہوئی ہے اور اسی کی ضرورت کو میں پورا کرنا چاہتا ہوں"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۰)

ذیل میں اللہ تعالیٰ کی اس مجسّم قدرت کی سیرت مقدسہ کے بعض اہم پہلو بیان کئے جا رہے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو خدا تعالیٰ کی ذات اپنے خداداد مشن اور اس کلام پر جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ پر نازل ہوتا تھا کس قدر یقین تھا اور واقعتاً خدا تعالیٰ سے آپ کا کس قدر وفا، پیار اور محبت کا تعلق تھا اور اسی کے موافق وہ آپ کے ساتھ خارق عادت سلوک کرتا تھا اور وہ کس طرح لوگوں کو کھینچ کھینچ کر آپ کی طرف لایا اور آج دنیا کا کوئی معروف حصہ ایسا نہیں جہاں آپ کے متبع اور پیرو کار موجود نہ ہوں

حضرت مولوی عبداللہ صاحب سنوری بیان فرمایا کرتے تھے کہ اوائل زمانہ سے ہی ان کی حضرت اقدس سے واقفیت تھی یہ وہ دور تھا جبکہ ابھی حضور نے ماموریت کا دعویٰ نہیں کیا تھا۔ البتہ آپ کو رویائے صادقہ - الہامات و کشوف کثرت سے شروع ہو چکے تھے - آپ ایک گونہ گمنامی کی زندگی بسر کر رہے تھے اور عبادت و ریاضت میں مگن رہتے تھے اس زمانہ میں قادیان کے نام سے بھی محدود سے چند لوگوں کے علاوہ کوئی واقف نہ تھا

اور بقول حضرت اقدس یہ دور آپ کے اس شعر کا آئینہ دار تھا کہ

؎ میں تھا غریب و بیکس و گمنام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر

ان دنوں کے معدودے چند رفقاء میں سے ایک حضرت منشی عبداللہ صاحب بھی تھے -

حضرت منشی صاحب فرماتے ہیں کہ

"حضور اور میں مسجد مبارک میں باجماعت نمازیں پڑھا کرتے تھے اور عام طور پر ہم دو ہی ہوا کرتے تھے کبھی کبھار کوئی تیسرا آدمی بھی شامل ہو جایا کرتا تھا حضور اکثر اپنے "تازہ الہامات" رؤیاء کشوف سنایا کرتے تھے ایک دن جب ہم نماز پڑھ چکے تو حضور نے فرمایا

"منشی صاحب ایک الہام بڑی کثرت سے ہو رہا ہے - جس کا مطلب سمجھ میں نہیں آ رہا اور وہ یہ ہے

وَسِّعْ مَكَانَكَ

پھر فرمایا۔ مولوی صاحب - ہماری اس مسجد میں باآسانی آٹھ آدمی رات کو سو سکتے ہیں اور آج تک کبھی ایسا نہیں ہوا کہ آٹھ آدمی ہمارے مہمان ہوئے ہوں اور نہ امید ہے کہ آئندہ ایسا ہوگا تو پھر اس الہام کا کیا مطلب ہو سکتا ہے کہ اس مکان کو مزید وسیع کیا جائے۔ چند دن مزید گذر گئے تو حضور نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ الہام کا مفہوم ہماری سمجھ میں آئے یا نہ آئے ہمیں اللہ تعالیٰ کا حکم پورا کرنا چاہئے اس لئے آپ امرتسر جائیں - یہ پانچ روپے ہیں یہ لے جائیں اور اس کا جو بھی سامان عمارتی آئے لے آئیں۔

منشی صاحب فرماتے ہیں کہ میں یہ رقم لے کر امرتسر گیا اور وہاں سے اس رقم سے شہتیر بالے وغیرہ خرید کر قادیان لایا۔ اور حضور نے اور میں نے مل کر ایک برآمدہ تعمیر کرنا شروع کیا چند دن تک یہ حصہ تیار ہو گیا۔ تو ایک دن نماز کے بعد ہم دونوں اس کی طرف چل پڑے - حضور مجھ سے چند قدم آگے ہو گئے آپ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور بڑی رقت کے ساتھ فرمایا

"خدایا - میں نے آپ کے ارشاد کی تعمیل کر دی اور انسان کو حتی المقدور وسعت دے دی ہے مجھے تو امید نہیں کہ یہاں اتنے لوگ آئیں گے کہ اس حصہ کو استعمال کی ضرورت پڑ سکے گی لیکن تیری باتیں تو ہی جانے۔ میں نے تعمیل ارشاد کر دی تو اس کو قبول فرما -

یہ کہہ کر آپ واپس مڑے تو آپ کا چہرہ آنسوؤں سے تر بتر تھا

حضرت اقدس کی صداقت کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ آپ الہام کا مفہوم پوری طرح نہ سمجھ سکے گمنامی کی زندگی کی وجہ سے آپ کو یہ توقع نہ تھی کہ کبھی دو تین مہمان آپ کے پاس آئیں گے لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہے گئے الہام پر ایسا یقین محکم تھا کہ جب تک مکان میں وسعت پیدا نہ کر لی چین نہ آیا۔

پھر خدا کی بات پوری ہوئی اور آپ کی زندگی ہی میں مہمانوں کا تانتا لگ گیا۔ اور بمطابق الہام الٰہی کہ

يَأْتِيكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ
وَيَأْتُونَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ

مہمانوں کی کثرتِ آمد و رفت سے راستوں میں گڑھے پڑ گئے اور قادیان کا نقشہ ہی بدل گیا حضور نے اس کا ذکر یوں فرمایا ہے

؎ اب دیکھتے ہو کیسا رجوع جہاں ہوا
اک سر جمع خواص یہی قادیاں ہوا

نہ صرف ہندوستان کے دور دراز علاقوں سے جوق در جوق لوگ آپ کی زیارت کے لئے قادیان پہنچنا شروع ہوئے بلکہ یورپ و امریکہ اور آسٹریلیا سے بھی لوگ آپ کی زیارت کا شوق دل میں لئے قادیان پہنچے

جس سلسلہ کی ابتدا گویا پانچ روپے سے ہوئی تھی آج وہ ایک تناور درخت بن چکا ہے دنیا بھر میں جو احمدیہ مشنز ہسپتال اور تعلیمی ادارے آج موجود ہیں - ان کی قیمت کا اندازہ اب اربوں اور کھربوں روپے میں ہی لگانا ممکن ہے - پانچ روپوں میں اللہ تعالیٰ نے ایسی برکت ڈالی کہ دنیا کا کوئی بڑے سے بڑا حسابدان بھی اب احمدی وسعتِ مکانی کا اندازہ نہیں لگا سکتا کہ ہر احمدی کا گھر اس الہام کا مظہر ہے اور ہر احمدی کا گھر درحقیقت حضرت اقدس کے ہی گھر کا حصہ ہے -

حضرت میرزا صاحب کے متعلق پیشگوئی تھی کہ

يَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهٗ

آپ کی پہلی شادی اپنے رشتہ داروں میں ہوئی ان سے دو فرزند عطا ہوئے - اس کے بعد لمبے عرصہ تک آپ کے ہاں کوئی اولاد نہیں ہوئی پھر آپ کو بذریعہ الہام الٰہی دوسرے رشتہ کی تحریک ہوئی - آپ نے دہلی کے سادات خاندان میں شادی کی - اس حال میں کہ آپ کی عمر پچاس سال سے متجاوز ہو چکی تھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو بشارت دی کہ وہ آپ کو مبارک نسل عطا کرے گا اور ذریت طیبہ عطا کرے گا - اور آپ نے ہر بچہ کی پیدائش سے قبل یہ کہہ کر بھی شائع کر دیا کہ کیا کوئی کاذب ایسا کر سکتا ہے کہ اول تو یہ پیشگوئی اس کے ہاں اولاد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوگی اور پھر دوم یہ کہ

یہ اولاد چونکہ مبشر ہے اسلئے یہ نیک پارسا خادم دین اور دین کی تقویت کا باعث ہوں گے

پھر سوم کیا کوئی یہ پیشگوئی بغیر الہام الٰہی کے کر سکتا ہے کہ

یہ اولاد عمر پانے والی بھی ہوگی اور ثمردار ہوگی یعنی ان کی نسل آئندہ بھی چلے گی

[illegible] آپ چونکہ صادق تھے [illegible] لئے بڑی تحدی کے ساتھ اعلان [illegible] رہے [illegible] اللہ تعالیٰ آپکو [illegible] دے گا چنانچہ آپ کے ہاں دوسری بیوی سے [illegible] لڑکے اور دو لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ ان میں سے ایک صاحبزادہ مبارک احمد صاحب بموجب الہام الٰہی بچپن ہی میں فوت ہوگیا اور باقیوں نے لمبی عمریں پائیں۔ پہلی بیوی سے حضرت میرزا سلطان احمد صاحب نے حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور ان کی اولاد کو بھی اللہ تعالیٰ نے خدمت دین کی توفیق دی پھر حضور نے اپنی اولاد کے لئے دعا فرماتے ہوئے فرمایا

؎ یک سے ہزار بودیں
بابرگ و بار بودیں

اگر آج گنتی کی جائے تو یہ دعا بھی اب پایۂ قبولیت کو پہنچنے والی ہوگی

کیا کوئی کاذب یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ اسکی نسل نہ صرف پھلے پھولے گی بلکہ خادم دین بھی ہوگی؟

یہ کتنا بڑا ثبوت آپکی صداقت کا ہے۔

حضرت میرزا غلام احمد قادیانی کی مبشر اولاد میں سے اب صرف ایک ہم میں زندہ موجود ہیں اور وہ ہیں

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ

حضرت اقدس کو مئی ۱۹۰۴ء میں الہام ہوا "دختر کرام" چنانچہ اس بشارت کے مطابق آپ ۲۵ جون ۱۹۰۴ء کو پیدا ہوئیں۔

احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس مبارک و مقدس وجود کو صحت و تندرستی عطا فرمائے اور ان کی زندگی میں برکت ڈالے

آپ کو اپنے دعاوی پر اور اس بیعت پر کہ آپ سے اللہ تعالیٰ کلام کرتا ہے کتنا یقین تھا۔ اس کا اندازہ اس ایک واقعہ سے لگائیں

حضرت اقدس پر ایک مقدمہ کیا گیا مقدمہ کی سماعت ایک ہندو مجسٹریٹ لالہ آتمارام کر رہا تھا۔ یہ مجسٹریٹ نہایت متعصب ہندو تھا اور حضور کا اشد مخالف تھا ہندوؤں نے بھی اس پر بہت دباؤ ڈالا کہ خواہ ایک دن کے لئے ہی ہو حضرت میرزا صاحب کو ضرور قید کرو۔ آتمارام نے ان سے وعدہ بھی کر لیا آتمارام نے ۸ اکتوبر ۱۹۰۴ء کو فیصلہ سنایا اور حضرت اقدس کو پانچ صد روپے جرمانہ کی سزا کا حکم سنایا۔ بصورت عدم ادائیگی جرمانہ چھ ماہ قید کی سزا دی ۸ اکتوبر ہفتہ کا دن تھا اور یہ دن اس متعصب مجسٹریٹ نے اس لئے فیصلہ سنانے کے لئے منتخب کیا تھا کہ اگلا دن اتوار کا تھا۔ فیصلہ اس نے عدالت برخواست ہونے سے صرف چند منٹ پیشتر سنایا۔ مقصد اس کا یہ تھا کہ چونکہ فوری ادائیگی نہ ہو سکے گی اس لئے ہفتہ اور اتوار کے دن تو بہرحال حضرت مرزا صاحب کو قید میں گذارنے پڑیں گے۔

جماعت کے احباب کو چونکہ مجسٹریٹ کے تعصب کا علم تھا۔ اس لئے طبعاً ان کو شدید گھبراہٹ تھی۔ لیکن حضور کو چونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تفہیم ہو چکی تھی کہ مجسٹریٹ اپنے منصوبہ میں ناکام رہے گا اس لئے آپکو کسی قسم کی گھبراہٹ نہ تھی منشی احمد دین صاحب لدھیانوی کا بیان ہے کہ

"میں ان دنوں گورداسپور آیا ہوا تھا میں نے دیکھا کہ خواجہ کمال الدین صاحب اور مولوی محمد علی صاحب اور چند اور احباب مل کر مشورہ کر رہے تھے کہ اگر مجسٹریٹ نے قید کا حکم سنایا تو ہم اپیل کریں گے مجھ سے انہوں نے دریافت کیا کہ یہ مشورہ فضول ہے۔ جب ایک دفعہ ہتھکڑی لگ جائے اور قید خانے میں چلے جائیں تو ہماری عزت کہاں۔ انہوں نے کہا آپ ہی بتائیں کیا کرنا چاہیئے میں نے مشورہ دیا کہ ایک آدمی تلاش کرو اور چار ہزار یا بیس ہزار وغیرہ جتنی ضمانت مانگنے کا احتمال ہو سکتا ہے اتنی جائیداد کا وہ مالک ہو اور بروقت ضمانت دے سکے اور ایک درخواست اپیل کی لکھ کر اس پر حضرت میرزا صاحب کے دستخط کروائے جائیں اور اپیل چونکہ سیشن کورٹ امرتسر کی عدالت میں ہوگی اس لئے امرتسر میں ایک بیرسٹر کو ایک دن کی پوری فیس دی جائے اور وہ عدالت کے دروازے پر موجود رہے اور ایک موٹر اپنے قبضے میں رکھنی چاہیئے حکم سنتے ہی فوری تار دیا جائے اور وہ بیرسٹر جو امرتسر سیشن جج کے دروازہ پر ہو اپیل داخل کر کے منظوری کی بذریعہ فوری تار اطلاع دے دے یہ رائے سن کر سب عش عش کر اٹھے کہ یہ رائے بہت اچھی ہے تب انہوں نے کہا کہ آپ ہی حضرت صاحب کے پاس جا کر اس رائے کو پیش کریں۔ چنانچہ میں گیا حضرت صاحب لیٹے ہوئے تھے میں حضور کے پاؤں دابنے لگا۔ باتوں باتوں میں میں نے ذکر کیا۔ معلوم ہوتا ہے جج دشمن ہے اور اس کی نیت نیک نہیں آپ نے فرمایا ہاں ہے تو دشمن ہی تو میں نے عرض کیا کوئی تدبیر کرنی چاہیئے اور پھر خود ہی اپنی پوری سکیم حضور کی خدمت میں پیش کر دی سن کر بیٹھ گئے۔ اور فرمایا "منشی صاحب یہ تو انتہائی تدبیر ہے اگر یہ کی جائے تو اس طرح خدا کا نشان مٹتا ہے۔"

یہ سن کر میں خاموش ہو گیا

(تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ ۳۰۶)

کیا کوئی کاذب اور مفتری اللہ تعالیٰ پر اس درجہ کامل یقین رکھتا ہے کہ ظاہری سامانوں کی بھی پرواہ نہیں کرتا اگر آپ کو اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر ایمان نہ ہوتا تو آپ اس تدبیر کو فوراً قبول فرما لیتے۔ لیکن چونکہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے خبر دی تھی کہ دشمن ناکام و نامراد ہوگا۔ اسلئے آپ مطمئن ہو کر تقدیر الٰہی کے منتظر رہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"ان کے ہر ایک حملہ کے وقت خدا نے مجھ کو ان کے شر سے بچایا اور نہ صرف بچایا بلکہ پہلے اس سے خبر بھی دے دی کہ وہ بچائے گا اور ہر ایک مرتبہ اور ہر ایک مقدمہ میں خدا تعالیٰ مجھے خبر دیتا رہا کہ میں تجھے بچاؤں گا چنانچہ وہ اپنے وعدہ کے مطابق مجھے محفوظ رکھتا رہا"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۲۱)

حضرت میرزا صاحب کو اپنے خداداد مشن پر کامل یقین تھا جو کسی مفتری کو نہیں ہو سکتا چنانچہ آپ فرماتے ہیں

"یہ مکالمہ الٰہیہ جو مجھ سے ہوتا ہے۔ یقینی ہے۔ اگر میں ایک دم کے لئے بھی شک کروں تو کافر ہو جاؤں اور میری آخرت تباہ ہو جائے وہ کلام جو میرے پر نازل ہوا یقینی اور قطعی ہے اور جیسا کہ آفتاب اور اس کی روشنی کو دیکھ کر کوئی شک نہیں کر سکتا کہ یہ آفتاب اور یہ اس کی روشنی ہے ایسا ہی میں اس کلام میں بھی شک نہیں کر سکتا جو خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے پر نازل ہوتا ہے اور میں اس پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ خدا کی کتاب پر"

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۰)

الفضل میں اشتہار دینا کامیابی کی کلید ہے
(مینیجر)

صراط مستقیم

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

"اللہ تعالیٰ نے ..... ایک صراطِ مستقیم وقف جدید کی شکل میں ہمارے سامنے رکھی ہے اور وقف جدید کی روح یہ ہے کہ وقف کی روح کے ساتھ بنی نوع انسان کی خدمت میں وسعت پیدا کی جائے"

آپ بھی وقف جدید کے مالی جہاد میں دل کھول کر حصہ لیں اور بنی نوع انسان کی خدمت میں وسعت پیدا کرنے والوں سے خوش قسمت گروہ میں شامل ہو جائیں

جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیت کے بطلِ جلیل ۔ حضرت میر محمد اسحاق صاحب

(مکرم سیف اللہ خان صاحب مربی سلسلہ احمدیہ مقیم چوہڑکانہ)

محتاجوں، بے سہارا افراد، یتامیٰ و مساکین کی خبرگیری اور ان کی پرورش سے آپ کو خاص لگاؤ اور دلچسپی تھی۔ دارالشیوخ کے نام سے اپنی ذاتی ذمہ داری پر آپ نے ایک مستقل شعبہ کھول رکھا تھا۔ جس میں بیسیوں محتاج، بے کس اور بے سہارا افراد کے علاوہ ایک بڑی تعداد یتامیٰ اور مساکین کی پرورش پاتی تھی۔ نیم بورڈنگ کی صورت میں زیر تربیت نوعمر بچوں کی نگرانی کے لئے ایک باقاعدہ تنخواہ دار ٹیوٹر رکھا ہوا تھا۔ سب کے گذارے کے لئے اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے وافر سامان کر دیتا جو حضرت میر صاحب کی توجہ الی اللہ و شفقت علی خلق اللہ کا نتیجہ تھا۔

"مدد" جسے حضرت میر صاحب مرحوم متعدد بار اپنی حسابی چٹوں میں استعمال فرماتے تھے بفضل اللہ تعالےٰ ہمیشہ ہی بھرپور رہی۔ آپ کی زندگی میں اس میں کبھی کمی نہیں آئی۔ کسی قوم یا جماعت کی ترقی اور اس میں قربانی کی روح کو قائم رکھنے کے لئے یہ امر نہایت ضروری ہوتا ہے کہ اس کے یتامیٰ اور مساکین کی دیکھ بھال اور ان کی ضروریات کے پورا کرنے کا انتظام کیا جائے۔ حضرت میر صاحب نے جماعت کے اس اہم فریضہ کو جس شاندار اور مربیانہ طریق پر ادا کیا وہ آپ ہی کا حصہ تھا۔

بیسیوں یتامیٰ اور مساکین آپ کے زیر تربیت و نگرانی پروان چڑھے اور آج انہیں میں سے بہت سے احمدیت کے علمی اور روحانی آسمان پر جگمگا رہے ہیں اور احمدیت کے آسمانی نور کو اکناف عالم میں پہنچانے کا باعث بنے ہوئے ہیں حضرت میر صاحب کا تعلق ان سب نادار بچوں سے ایک مشفق باپ کی طرح تھا

جماعت احمدیہ کے مختلف صیغوں میں حضرت میر محمد اسحاق صاحب کو دو صیغوں میں خاص طور پر نمایاں خدمت کا موقعہ ملا۔ اوّل بطور ناظر ضیافت کی حیثیت میں۔ اور دوسرے ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ کی حیثیت میں

اور ان دونوں میں ان کا کام اتنا کامیاب اور اتنے شاندار اور اتنے خوبصورت نتائج کا حامل تھا کہ آج تک ان کے یہ کارنامے زندہ جاوید چلے آتے ہیں۔

ناظر ضیافت کی حیثیت میں وہ یوں نظر آتے تھے کہ گویا ایک گھر کا بزرگ بیٹھا ہوا اپنے بچوں اور عزیزوں اور دوستوں کی مہمانی سے لطف اندوز ہو رہا ہے اور ان کو لطف اندوز کر رہا ہے اور اکثر جب کسی باہر سے آنے والے دوست کو راستے میں دیکھتے تھے تو اسے پکڑ کر مہمان خانہ میں لے آتے تھے کہ چلو پہلے حضرت اقدس کے لنگر میں کھانا کھاؤ اور آرام کرو اور پھر کسی اور جگہ جانا۔ مہمانوں کی خدمت اور ان کی دلداری اور ان کا اکرام حضرت میر صاحب مرحوم کی روح کی غذا تھی۔ دین کی خدمت ان کا دن رات کا مشغلہ تھا اس میں بیماری اور ضعف بھی کبھی آپ کے سد راہ نہ ہوئے

۳۷ء کے مخرجین کے فتنہ میں آپ نے جس دلیرانہ ہمت اور جاں فشانی سے کام کیا تھا وہ ہمیشہ تعریف سے یاد کیا جائے گا۔ سلسلہ کی تاریخ میں حضرت میر صاحب ایک زندہ جاوید شخصیت ہیں۔ ان کے شاگردوں کے ذریعہ بہت لمبے زمانہ تک خدمت دین کا ثواب ان کے نامۂ اعمال میں بھی درج ہوتا رہیگا۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے نہایت درجہ ذہانت بخشی تھی۔ لیکن اس کے ساتھ آپکی طبیعت اور لباس میں بھی بے حد سادگی تھی۔ طبیعت میں کوئی تکلف نہ تھا لباس کا یہ حال تھا کہ بہت دفعہ پیوند لگے ہوئے بھی پہن لیتے تھے۔ ایسے لباس میں بھی مہمان خانہ میں بیٹھتے تو کوہ وقار معلوم دیتے۔

آپ کی بزرگی اور آپ سے محبت کی وجہ سے اگر کوئی شخص آپکی خدمت میں کوئی نذرانہ پیش کرتا تو آپ اسے قبول نہ فرماتے۔

آخر عمر تک معمولی گذارہ پر خدمت سلسلہ کرتے رہے آپ کے چہرے سے دنیوی اموال و املاک سے کامل استغناء نظر آتا تھا۔

صدر انجمن احمدیہ نے آپکی بیش قیمت خدمات کی وجہ سے آپ کے لئے ایک مکان تعمیر کروایا لیکن آپ نے مہمان خانہ میں درویشی کو ہی پسند فرمایا۔

آپ کی ہمیشہ یہی خواہش ہوئی کہ ہر شخص جو احمدی کہلاتا ہے وہ صحیح معنوں میں پکا اور سچا احمدی بنے۔ اپنے مواعظ حسنہ میں احباب جماعت کو خطاب فرماتے ہوئے اکثر فرمایا کرتے کہ احمدی کے معنی ہیں چھوٹا احمد۔ اس لئے ہر احمدی کو چھوٹا احمد بن کر اپنی زندگی گذارنی چاہیئے

اپنے متعلق فرماتے ہیں کہ

"میری حالت تو یہ ہے کہ بسا اوقات میں بازار میں جا رہا ہوتا ہوں اور اپنے نفس سے سوال کرتا ہوں کہ میں احمدی ہوں؟ کیا میں احمد ثانی ہوں؟ کیا میرے چلنے پھرنے اور بول چال سے احمد صادق کی تصویر نظر آتی ہے؟ فرماتے! اگر ہر احمدی اسی نہج پر اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے تو ہر چیز جہاں اس کے اپنے نفس کی اصلاح اور درستی کا بہترین ذریعہ ہے وہاں جماعتی لحاظ سے بھی بڑی ہی مفید اور سود مند ہے"

اللہ تعالیٰ حضرت میر صاحب پر ہزاروں ہزار رحمتیں نازل فرمائے اور آپ کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے آمین

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

وَآخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

اس سال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے امیدوار واقف زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ العزیز میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا انٹرویو کی تاریخ کا اعلان عنقریب اخبار الفضل میں کر دیا جائیگا لیکن داخلہ کے لئے درخواستیں ۳۰ر جون ۱۹۸۱ء تک مقامی جماعت کے امیر یا صدر کی معرفت وکالت دیوان میں پہنچ جانی چاہئیں۔

اس لئے وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی خواہش رکھنے والے نوجوان میٹرک کے نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ فوری طور پر درخواستیں بھجوا دیں تا کہ انٹرویو سے پہلے امیدواران کے وقف اور جامعہ میں داخلہ کے بارہ میں ضروری کوائف مکمل کئے جا سکیں

۲۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے درخواست دہندگان میں سے صرف ان امیدواروں کو انٹرویو کے لئے بلایا جائے گا جن کی عمر ۱۷ سال یا اس سے کم ہوگی اور تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن ہوگی

اس لئے درخواست دہندگان کے لئے ضروری ہے کہ میٹرک کے امتحان کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ امتحان کی بھی اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

حضرت اقدس فرماتے ہیں

"تم اس سے تعجب مت کرو کہ خدا تعالیٰ نے اس ضرورت کے وقت میں اور اس گہری تاریکی کے دنوں میں ایک آسمانی روشنی نازل کی اور ایک بندہ کو مصلحت عام کے لئے خاص کر کے بغرض اعلاء کلمۂ اسلام و اشاعت نور حضرت خیر الانام اور تائید مسلمانوں کیلئے اور نیز ان کی اندرونی حالت کے صاف کرنے کے ارادہ سے دنیا میں بھیجا"۔

(فتح اسلام صفحہ ۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجالس انصار اللہ فیصل آباد اور کراچی میں سوال و جواب کی دو کامیاب مجالس

(۱) مجلس انصار اللہ فیصل آباد کے زیر اہتمام:-

مجلس انصار اللہ فیصل آباد کے زیر اہتمام بٹالہ کالونی فیصل آباد میں ۲۵ فروری ۱۹۸۱ء کو شام سات بجے سے نو بجے تک ایک انتہائی دلچسپ محفل سوال و جواب منعقد کی گئی۔ ۹۰ حاضرین میں سے ۴۹ غیر از جماعت احباب تھے۔

تلاوت قرآن پاک کے بعد مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب نے جنہیں مرکز سے اس تقریب کے لئے مدعو کیا گیا تھا۔ آدھ گھنٹہ تک جماعت احمدیہ کے عقائد بیان کئے۔ آپ نے اپنے بیان کو نہایت موزوں واقعات سے مزین کیا۔ جس کی وجہ سے حاضرین نے آدھ گھنٹہ تک نہایت توجہ اور شوق سے آپ کو سنا۔ حاضرین کے شوق کا اظہار اس سے بھی ہوتا تھا کہ آپ کی تقریر ختم ہونے سے پہلے ہی دوستوں نے سوالات بھجوانے شروع کر دیئے۔ منتظمین کی طرف سے اس مقصد کے لئے کاغذ اور قلم وغیرہ مہیا کئے گئے تھے۔ حاضرین کی طرف سے کئی درجن نہایت موزوں اور عمدہ سوالات موصول ہوئے جن کا کافی اور شافی جواب صوفی صاحب نے دیا۔ فجزاہ اللہ۔

مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر قائد اصلاح و ارشاد نے بھی مکرم صوفی صاحب کی مدد کی۔

اس بابرکت اور روحانی مجلس کا اختتام دعا پر ہوا۔ جس کے بعد حاضرین کی چائے اور مٹھائی سے تواضع کی گئی۔ اس دوران بھی سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا۔

آخر میں مکرم سعید احمد صاحب ناصر مرحوم کے گھر میں پرتکلف ضیافت میں ۱۵ دوست شامل ہوئے۔ وہاں بھی نصف گھنٹہ تک دلچسپ معلومات کا تبادلہ ہوا۔

(۲) مجلس انصار اللہ ضلع کراچی کے زیر اہتمام

مذاکرہ علمیہ ۱۳ مارچ کو محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کی زیر صدارت احمدیہ ہال میں منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولانا محمد اسماعیل صاحب نے موضوع سے متعلق تعارف کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی دستور کا عملی پہلو پیش کیا اور بتایا کہ انہیں مختلف ممالک افریقہ میں کام کرنے اور جماعت کی خدمت کرنے کا موقع ملا ہے اور اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا جو کام ہو رہا ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔ اس کے بعد مکرم مولانا سید احمد علی صاحب نے "اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں چودھویں صدی کی اہمیت" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

اس کے بعد دوستوں کو سوالات کا موقع دیا گیا۔ چنانچہ کثرت سے دوستوں نے سوالات لکھ کر دیئے۔ جس کے جواب محترم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر اور محترم سید احمد علی صاحب نے دیئے۔ اس کے بعد نماز مغرب ہوئی۔ اور پھر مہمانوں کی خدمت میں چائے پیش کی گئی۔

چائے کے بعد سلائیڈز دکھانے کا پروگرام شروع ہوا۔ محترم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر سلائیڈز کے ساتھ ساتھ تبصرہ بھی کرتے گئے۔ دوستوں نے از حد دلچسپی سے یہ پروگرام دیکھا اور سنا۔ ۸½ بجے اس پروگرام کے اختتام پر نماز عشاء ہوئی اور دوستوں کو جانے کی اجازت دی گئی۔

اس تقریب میں ۳۰ افراد غیر از جماعت شامل ہوئے۔ جبکہ احمدی حضرات کی تعداد پونے دو سو تک پہنچی۔

(مرسلہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مجالس انصار اللہ اور ماہانہ رپورٹیں

جن مجالس نے اپریل کی ماہانہ رپورٹ کارگذاری دفتر مرکزیہ کو ابھی تک ارسال نہیں کی وہ جلد سے جلد اس اہم ذمہ داری کو ادا کریں۔

واضح رہے کہ لائحہ عمل کی روشنی میں ہر مجلس کو اپنی ماہانہ رپورٹ کارگذاری ہر ماہ کی دس تاریخ تک مرکز کو ارسال کر دینی چاہیئے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

تعطیلات موسم گرما اور وقف عارضی

اساتذہ اور طلباء کیلئے خدمت دین کا سنہری موقع

حضور فرماتے ہیں:-

"کالجوں کے پروفیسر اور لیکچرار اور سکولوں کے اساتذہ کالجوں کے سمجھدار طلباء بھی اپنی رخصتوں کے ایام میں اس منصوبہ کے تحت کام کرنے کے لئے پیش کریں۔ سکولوں کے بعض طلباء ایسے ہوتے ہیں جو اپنی صحت اور عمر کے لحاظ سے اس قابل ہوتے ہیں کہ اس قسم کی ذمہ داریاں ادا کر سکیں ان کو بھی اپنے نام اس تحریک کے سلسلہ میں پیش کر دینے چاہئیں۔ بشرطیکہ وہ اپنا خرچ برداشت کر سکتے ہوں۔"

(خطبہ جمعہ الفضل ۲۳ مارچ ۱۹۶۶ء صفحہ ۳)

نیز فرمایا:-

"میں طالب علموں سے خاص طور پر کہتا ہوں کہ چونکہ گرمیوں کی چھٹیاں آ رہی ہیں وہ ضرور وقف عارضی پر جائیں۔ ان کا علم بڑھے گا۔ وہاں کے لوگوں کے لئے انہیں نمونہ بننے کی کوشش کرنی پڑے گی۔ اور اگر نوجوان ان کے لئے نمونہ بنیں گے تو ان پر بڑا اثر ہو گا۔"

(روزنامہ الفضل ۱۲ فروری ۱۹۷۷ء)

موسم گرما کی تعطیلات قریب آ رہی ہیں۔ میں احمدی پروفیسران، اساتذہ اور طلباء کو اس بابرکت تحریک میں حصہ لینے اور خدمت قرآن کریم کا شرف حاصل کرنے کی تلقین کرتا ہوں۔ فارم وقف عارضی اپنے علاقہ کے مربی۔ صدر/امیر صاحب یا دفتر نظارت اصلاح وارشاد وقف عارضی و تعلیم القرآن سے حاصل کریں۔ یاد رہے کہ وقف عارضی کم از کم دو ہفتے کا ہونا چاہیئے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد وقف عارضی و تعلیم القرآن)

اطفال و ناصرات متوجہ ہوں

امسال اطفال و ناصرات کے لئے مرکزی مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان "سیرت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ" ہے جس میں اول، دوم، سوم انعامات ۲۰۰/-، ۱۵۰/-، ۱۰۰/- روپے نقد مقرر ہے

شرائط درج ذیل ہیں:-

(۱) مضمون دو سے اڑھائی ہزار الفاظ پر مشتمل ہو۔

(۲) پتہ اور حوالے مکمل اور صاف لکھیں۔

(۳) مضمون ناظم صاحب اطفال یا سیکرٹری صاحبہ ناصرات کی تصدیق سے ۱۵ جون ۱۹۸۱ء سے پہلے پہنچ جانا چاہیئے۔

اطفال و ناصرات ابھی سے اس کے لئے تیاری کریں اور اپنا مضمون جلد از جلد مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوا دیں۔

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اعلان داخلہ

نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ میں ڈپلومہ سرٹیفکیٹ کا داخلہ شروع ہے جو لڑکیاں ڈپلومہ حاصل کرنا چاہتی ہوں۔ وہ داخلے کے لئے اسی ماہ تشریف لے آئیں۔ سپیشل کلاس کے لئے داخلہ ہر وقت شروع ہے

(ہیڈ مسٹریس)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کے مقررہ ٹارگٹ کے حصول کیلئے

نمایاں وعدے

(۸)

۱۴۳- مکرم چوہدری نذیر حسین صاحب بھلال ضلع سرگودھا .. — ۱۰۷۰

۱۴۴- " کرنل غلام رسول صاحب " " " .. — ۱۰۷۰

۱۴۵- " چوہدری بشیر احمد صاحب کریانہ مرچنٹ خوشاب ضلع سرگودھا .. — ۱۲۰۰

۱۴۶- " چوہدری نثار احمد صاحب رائس مرچنٹ " " " .. — ۱۲۴۹

۱۴۷- " " بہادل شاہ صاحب چک ۲۶ ش " " .. — ۱۰۰۵

۱۴۸- " " منظر احمد صاحب وڑائچ " ۷۸ جنوبی " " .. — ۱۰۰۰

۱۴۹- " " رشید احمد صاحب " ۸۷ شمالی " " .. — ۲۱۰۰

۱۵۰- " " محمود احمد صاحب لودھی، ظفر اللہ خان، نصر اللہ خان صاحبان چک ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا .. — ۳۱۰۰

۱۵۱- " رانا قمر حسین صاحب چک ۱۳۰ شمالی " " .. — ۱۰۳۰

۱۵۲- " قریشی محمود الحسن صاحب بلاک ۱۸ سرگودھا شہر .. — ۶۲۵

۱۵۳- " ملک غلام محمد صاحب سوہنی سلانوالی ضلع " .. — ۵۵۰

۱۵۴- " گلزار احمد صاحب گھوگھیاٹ " " .. — ۶۵۰

۱۵۵- " سید محمد صاحب، وڑائچ چک ۳۵ " " .. — ۵۰۰

۱۵۶- " چوہدری ہدایت اللہ صاحب نمبردار " " " .. — ۵۰۰

۱۵۷- " ملک امتیاز احمد صاحب " ۸۶ ج " " .. — ۵۰۰

۱۵۸- " مشتاق احمد صاحب بھلی " ۹۸ ش " " .. — ۵۷۰

۱۵۹- " ملک خان محمد صاحب " ۱۳۳ ش " " .. — ۵۰۰

۱۶۰- " " عبدالشکور صاحب میانوالی شہر .. — ۵۰۰

۱۶۱- " ڈاکٹر محمد زاہد صاحب " .. — ۵۰۰

۱۶۲- " انیس احمد صاحب چشمہ بیراج کندیاں ضلع " .. — ۵۰۰

(باقی)

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

دعائے مغفرت

۲۶ اپریل ۸۱ء کو میرے بہنوئی لیفٹیننٹ کمانڈر ناصر احمد خان صاحب آف پاکستان نیوی اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے پی این ایس الشفاء کراچی میں بعمر قریباً پچاس سال وفات پا گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

اگلے روز مرحوم کی میت لاہور پہنچائی گئی۔ جہاں ۱۳ خالد کرک روڈ لاہور چھاؤنی میں محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد احمدیہ قبرستان ماڈل ٹاؤن لاہور میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحوم نے اپنے پیچھے سوگوار بیوہ کے علاوہ دو بیٹے چھوڑے ہیں۔ بڑا لڑکا ندیم احمد ناصر میڈیکل کالج کے سیکنڈ ایئر میں پڑھتا ہے اور چھوٹا لڑکا نبیل احمد ناصر میٹرک کا امتحان دے رہا ہے۔

مرحوم بے حد ملنسار، مہمان نواز، خوش اخلاق و خوش اطوار اور دین کے فدائی تھے۔

احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور ان کی بیوہ اور بچوں کا خود حافظ و ناصر ہو۔ اور کفیل ہو آمین

(عبدالمنعم خان کرک ابن ڈاکٹر عبدالغفور صاحب کرک لاہور چھاؤنی)

اخبار الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینیجر الفضل)

زعماء انصار اللہ توجہ فرماویں

قیادت اصلاح وارشاد مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے رپورٹوں کا Standard ریکارڈ رکھنے کے لئے نہایت جاذب نظر مضبوط دبیز فل سکیپ سائز کے کارڈ چھپوائے ہیں جن میں تمام مجالس کی سالانہ کارکردگی درج ذیل بارہ شقوں کے مطابق اندراج ہوگا۔

۱- تبلیغ ۲- عادی انصار ۳- دوران سال اضافہ ۴- مجالس مذاکرہ ۵- وفود زائرین ربوہ ۶- تعداد بیعت ۷- تعداد افراد زیر تبلیغ ۸- تبلیغی وفود ۹- تقسیم لٹریچر ۱۰- تبلیغی خطوط ۱۱- سلائیڈز / لیکچرز ۱۲- زائرین جلسہ سالانہ ۱۳- متفرق۔

جملہ ناظمین اضلاع، زعماء اعلیٰ اور زعماء مجالس انصار اللہ سے درخواست ہے کہ وہ اپنی ماہانہ رپورٹوں کو مندرجہ بالا شقوں کے مطابق ترتیب دے کر بھجوایا کریں۔ اس طرح ایک ہی نظر میں ہر مجلس کی کارگذاری واضح شکل میں آجایا کرے گی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو اور اپنے فرائض باحسن ادا کرنے کی توفیق عطاء فرمائے آمین۔

(قیادت اصلاح وارشاد انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواست دعا

(۱) خاکسار کی اہلیہ محترمہ ایک لمبے عرصہ سے بعارضہ اعصابی کمزوری بیمار چلی آرہی ہیں۔ ان کی صحت یابی کے لئے احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جلد از جلد صحت عطا فرمائے آمین۔

(ناصر احمد ظفر گارڈ ریلوے کالونی خانیوال)

(۲) میری والدہ محترمہ اہلیہ ڈاکٹر عطاء اللہ خان ملک حال لیبیا آج کل علیل ہیں۔ اور میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے

(ملک نسیم اللہ خان قائد اعظم میڈیکل کالج بہاولپور)

(۳) خاکسار کا ہرنیا کا اپریشن ۱۳/۵/۸۱ کو C.M.H. راولپنڈی میں ہوا ہے۔ احباب سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور اپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

(منیر احمد طاہر نوید کلاتھ سٹور حق نواز روڈ راولپنڈی)

گمشدہ پن

ایک عدد فونٹین پن Sheaffer گہرے سبز رنگ کا جس کی کیپ سٹیل کی ہے۔ مسجد ناصر سے دفاتر تحریک جدید کے درمیان کہیں گر گیا ہے۔ جس کو ملا ہو مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا دیں۔ (سید منیر احمد ہاشمی ۲۲ دارالرحمت غربی۔ ربوہ)

امتحان مجلس انصار اللہ سہ ماہی دوم

جملہ اراکین مجلس انصار اللہ ربوہ کی یاددہانی کے لئے نصاب امتحان سہ ماہی دوم (جو ۲۶ احسان / جون ۱۳۶۰ / ۱۹۸۱ء کو منعقد ہوگا) درج کیا جاتا ہے۔ بلاک لیڈر صاحبان اور زعماء کرام حلقہ جات مجلس ربوہ سے درخواست ہے کہ اس بار خاص اہتمام سے اراکین کو امتحان میں شمولیت کے لئے آمادہ کریں۔ کوئی رکن خواہ معیار اوّل کا ہو یا دوم کا اس ثواب سے محروم نہ رہے۔

نصاب:- ۱- ترجمہ قرآن کریم پارہ ۲۱ ربع چہارم ۲- آئینہ کمالات اسلام ص ۱۶۱ تا ص ۱۷۶

۳- رسالہ بنیادی معلومات ص ۵۹ تا ص ۱۱۶

(زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ ربوہ)

خلاصہ خطبہ جمعہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

کی وضاحت کے طور پر بتایا گیا ہے کہ آسمانوں اور زمینوں پر حکم تو اللہ کا ہی چلتا ہے۔ اور حکومت اور بادشاہت اسی کی ہے اور یہ کہ انسانوں کے تعلقات کے لئے اللہ نے احکام نازل کئے ہیں۔ ان آیات میں ایک حکم یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جب بھی فیصلہ کرو تو انصاف سے کرو۔ کیونکہ اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ حضور نے فرمایا جب انسان انصاف کرنے بیٹھتے ہیں تو بعض چیزیں روک بن جاتی ہیں۔ ایک یہ ہے کہ اللہ کی خشیت چھوڑ کر غیر اللہ کی خشیت دل میں پیدا کرنا مثلاً صاحب اقتدار سے ڈرنا صاحب دولت کے سامنے جھکنا یا اس سے ڈرنا صاحب علم سے خوف کھانا کہ مثلاً فلاں شخص پر تو فیصلہ گیا ہوا ہے بے انصافی کر دے گا۔ اس لئے اس کی بات مان لینا اور خدا کی بات نہ ماننا۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ نے یہ کہا ہے

فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ

(مائدہ ۴۵)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو مختلف طاقتیں عطا کی ہیں ان سے صحیح یا غلط رنگ میں کام لے کر کوئی صاحب اقتدار بن بیٹھا کوئی رستگیر کوئی نواب، کوئی چوہدری بن بیٹھا۔ انسان بعض دفعہ غفلت کمزوری اور بزدلی کے نتیجے میں ان سے ڈرتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی بات ماننے سے انکار کر دیتا ہے۔ ان آیات میں کہا گیا ہے کہ جن کو میں نے پیدا کیا ہے ان سے نہ ڈرو بلکہ

وَاخْشَوْنِ

مجھ ہی سے ڈرو۔ میں سب سے بڑا ہوں اور سب کا رب ہوں۔ اگر میری خشیت تمہارے دل میں نہیں تو تم گھاٹے کا سودا کر رہے ہو گے اگر میرے ساتھ تجارت کرو گے تو بغیر حساب کے حاصل کرو گے۔

حضور نے فرمایا کہ کوئی بھی شخص ظالمانہ احکامات کا انکار کر کے سکون اور خوشی کی زندگی نہیں گزار سکتا۔ حضور نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی خشیت کا وارث بنائے۔ اور ہر قسم کی بلاؤں سے محفوظ رکھے۔ خطبہ جمعہ کے بعد حضور نے نماز پڑھائی اور فرضوں کی ادائیگی کے بعد حسب معمول قدرے بلند آواز سے گیارہ دفعہ

لا الٰہ الا اللہ

کا ورد فرمایا۔ احباب جماعت نے بھی حضور کے ساتھ ان الفاظ کو دہرایا۔

امراء اصحاب صدران کرام کی خدمت میں گزارش

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال رواں ۳۰ احسان / جون ۱۳۶۰ ہش / ۱۹۸۱ء کو ختم ہو گا اس لئے آپ سے درخواست ہے کہ

ہر دوست سے مئی جون میں بھی ان کی اصل آمد پر شرح کے مطابق لازمی چندہ جات (چندہ عام، حصہ آمد اور جلسہ سالانہ) وصول فرمانے کا اہتمام فرمایا جائے۔

سال رواں کی جملہ وصول شدہ رقوم ۳۰ جون ۱۹۸۱ء قبل دوپہر ۱۱ بجے تک ربوہ میں صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں جمع کروا دی جائیں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

درخواست دعا

میرے چچا جان محترم شیخ عبدالرشید صاحب شہدا آجکل دل کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ عالیہ اور احباب جماعت سے درخواست دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد از جلد شفا عطا فرمائے۔ آمین

(منیر النبی شہدا دارالرحمت وسطی ربوہ)

اخبار الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

مولانا غلام احمد صاحب فرخ کے انتقال پر

اصلاح وارشاد کی تعزیتی قرارداد

ہم جملہ مربیان سلسلہ عالیہ احمدیہ و عملہ نظارت اصلاح وارشاد مکرم و محترم مولانا غلام احمد صاحب فرخ کی اچانک وفات پر انتہائی صدمہ اور گہرے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہتے ہیں۔

مولانا مرحوم سلسلہ کے ایک مخلص اور دیرینہ خادم تھے آپ نے میدان عمل میں ۴۰ سال سے زائد عرصہ تک کام کی تبلیغ و تربیت کے سلسلہ میں نمایاں خدمات سرانجام دیں آپ کا زیادہ وقت صوبہ سندھ میں گزرا۔ آپ نے بڑی توجہ سے سندھی زبان سیکھی اور پھر لگاتار محنت سے بولنے اور لکھنے میں خاص مہارت حاصل کر لی۔ آپ نے سلسلہ کی کئی کتب کے تراجم سندھی زبان میں کئے۔ اور مفید اور مقبول لٹریچر تیار کیا۔ آپ تقریر و تحریر دونوں لحاظ سے ایک کامیاب مبلغ تھے۔ مولانا فرخ مرحوم نے سندھ کے طول و عرض میں اس وقت وسیع دورے کئے۔ جبکہ ذرائع آمد و رفت بہت محدود تھے۔ اور آپ کو جماعتوں کی تربیت کے لئے بیسیوں میل پیدل چلنا پڑتا تھا۔

آپ کو بیرون ملک بھی جزائر فجی میں تبلیغ اسلام کی سعادت حاصل ہوئی اور وہاں اہم خدمات دینیہ بجا لانے کی توفیق ملی۔

ہم جملہ مربیان سلسلہ عالیہ احمدیہ و عملہ نظارت اصلاح وارشاد آپ کی رحلت پر آپ کی اہلیہ صاحبہ محترمہ اور بچوں سے تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دست دعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مولانا مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ہم ہیں مربیان سلسلہ عالیہ احمدیہ
و عملہ نظارت اصلاح وارشاد ربوہ

درخواست دعا

دس بارہ روز سے دل کے عارضہ کے سبب سروسز ہسپتال لاہور کے میڈیکل یونٹ نمبر ۱ میں داخل ہوں۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں۔ اللہ پاک اپنے فضل سے کامل شفا یابی عطا فرمائے اور جلد ہسپتال سے فراغت نصیب ہو۔ مبارک محمود پانی پتی لاہور

کئی سال سے آپ کی
بے لوث خدمت کرنیوالا
واحد ادارہ
احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ
• سکنی و زرعی اراضی
• مکانات و پلاٹس وغیرہ کی
خرید و فروخت کے لئے
آپ کی خدمت کا متمنی
احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ
انس مارکیٹ ربوہ
فون نمبر ۵۳۵

نظام چونڈی
دست روکنے کے لئے
دواخانہ حکیم نظام جان
پوسٹ بکس نمبر 222
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون ۳۹۹۷۰

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah